6366 ـ کیا دوران خطبہ خطیب کی بات کاٹنی ممکن ہے ؟

سوال

کیا خطبہ جمعہ کے دوران خطبہ کو کاٹنا اور تشویش کرنا جائز ہے، اور اسے جائز کرنےوالے اسباب کونسے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب خطیب منبر پر جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو کلام اور بات چیت کرنا حرام ہے، اور ایسا کرنے والا شخص گنہگار ہو، چاہے اس کی کلام میں اس وقت اللہ تعالی کا ذکر ہی شامل کیوں نہ ہو.

کیونکہ نمازی کے لیے دوران جمعہ خاموشی اور سکوت اختیار کرنا واجب ہے، اسے اپنے دل اور اعضاء کے ساتھ مکمل خشوع سے خطبہ جمعہ کا وعظ اور اس علم کو سننا چاہیے جس کا وہ محتاج اور ضرورتمند ہے، اس لیے اس دوران بات چیت کرنا جائز نہیں، چاہے اس وقت وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ہی مشغول ہو تو یہ بھی جائز نہیں، حالانکہ اس کا اسے حکم بھی ہے، اگر وہ دوران جمعہ (خاموش رہو) یا (چپ رہو) جیسا کلمہ بھی کہتا ہے تو صحیح نہیں، اس کی دلیل یہ ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جمعہ کے روز امام کے خطبہ دینے کے دوران اگر آپ نے اپنے ساتھی کو خاموش ہو جا کے الفاظ کہے تو آپ نے لغو اور باطل کام کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (892) صحیح مسلم حدیث نمبر (851).

اللہ تعالی آپ پر رحم کرے ۔ دیکھیں کہ آپ کہ کسی شخص کو خاموش رہنے کا کہنا یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں شامل ہوتا ہے، لیکن شارع علیہ السلام نے اسے بھی لغو کام میں شمار کیا ہے، جو کہ خطبہ جمعہ کے دوران حرام ہے.

بلکہ معاملہ تو اس سے بھی زیادہ شدید اور سخت ہے، آپ مندرجہ ذیل حدیث سنیں:

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو خطاب کرنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك آیت تلاوت کی اور میرے پہلو میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا:

اے ابی ذرا یہ تو بتاؤ کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی ؟

تو ابی رضی اللہ تعالی نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا، میں نے پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بات نہ کی، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ مجھ سے کہنے لگے:

آپ کو اس جمعہ سے کچھ حاصل نہیں ہوا سوائے اس کے جو آپ نے لغو کام کیا ہے، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سے فارغ ہو چکے تو میں نے آکر انہیں یہ سب کچھ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" ابی بن کعب نے سچ کہا ہے، جب تم اپنے امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو اس کے خطبہ سے فارغ ہو نے تك خاموشی اختیار کرو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1111) مسند احمد حدیث نمبر (20780) بوصیری اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنۃ صفحہ نمبر (338) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو جب کسی آیت کے متعلق سوال کرنے سے جمعہ کا اجروثواب ضائع ہو جاتا ہے، تو پھر جو شخص تجارت اور زراعت یا دوسرے دنیاوی امور کی باتیں کرے اس کا کیا حال ہو گا ؟

اور بعض لوگ اتنے غافل ہیں کہ وہ خطبہ جمعہ کو نیند کے سنہری موقع سمجھتے ہیں، اور اسے خطبہ جمعہ کے دوران ہی نیند اچھی لگتی ہے.

بلکہ خطبہ جمعہ کے دوران چھینك لینے والے کو یرحمك اللہ کہنا اور سلام کا جواب دینا بھی جائز نہیں.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی اس کے متعلق کہتے ہیں:

(تو پھر اس کا - یعنی چھینك لینے والے کو یرحمك اللہ کہنا، اور سلام کا جواب دینا۔ حکم اصل میں ایك ہی ہے، یا تو سنت ہے جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کلام میں ہے، یا پھر واجب جیسا کہ اکثر علماء کرام کے ہاں راجح ہے، لہذا اس کے منع یا جواز میں برابری کرنی چاہیے، اور شافعیہ کے ہاں اس میں تین وجہیں ہیں: جنہیں امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے " المجموع" میں بیان کیا ہے).

اور ان کا کہنا ہے: صحیح اورمنصوص یہ ہے کہ سلام کا جواب دینے کی طرح چھینك لینے والے کو یرحمك اللہ کہنا بھی حرام ہے.

میں کہتا ہوں: اور اقرب الی الصواب بھی یہی ہے، جس کو میں نے السلسلۃ الضعیفۃ حدیث نمبر (5665) کے تحت بیان کیا ہے.

دیکھیں: تمام المنۃ صفحہ نمبر (339).

اور اسی طرح ہر قسم کے اذکار و استغفار یا تسبیحات وغیرہ بلند آواز سے نہیں ہونگے حالانکہ یہ اذکار میں شامل ہیں، لیکن خطبہ جمعہ اللہ تعالی کا ذکر ہے کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز جمعہ کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑے چلے آؤ الجمعۃ (9).

جس سعی اور کوشش کا حکم ہے وہ خطبہ اور نماز دونوں کو شامل ہے اور یہ دونوں اللہ کا ذکر ہیں، اور سبحان اللہ وغیرہ یہ سنت ہے، اور اس کے لیے و قت بہت وسیع ہے، لیکن خطبہ اور خطبہ کو سننا یہ ایسا ذکر ہے جو وقت کی تنگی کی بنا پر واجب ہے، اور اس ذکر میں مشغول رہنے کو باقی ذکر و اذکار پر مقدم کیا جائیگا.

اور اسی طرح خطبیب کی دعاء پر آمین کہنا، اور دوران خطبہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نیچی آواز میں پڑھیں، اس کی آواز بلند نہیں ہونی چاہیے.

دوم:

دوران خطبہ بات چیت اور ذکر واذکار اس وقت ممنوع ہیں جب خطیب خطبہ دے رہا ہو، لیکن اگر امام منبر پر بیٹھا

ہوا ہے اور خطبہ نہیں دے رہا تو پھر کلام اور اللہ تعالی کا ذکر کرنے کی حرمت نہیں، کیونکہ مندرجہ بالا حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں:

" جب امام خطبہ دے رہا ہو ..... "

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیب کے خطبہ دینے سے مقید کیا ہے.

اور یہ حدیث:

" جب خطبیب منبر پر چڑھے تو کلام اور نماز نہیں ہے .. "

یہ حدیث باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ملتی.

دیکھیں: السلسلۃ الضعیفۃ (87).

سوم:

خطیب کے خطبہ کے دوران جن اسباب کی بنا پر کلام اور حرکت کرنا جائز ہے وہ درج ذیل ہیں:

اگر کسی نماز کو کوئی ایسی ضرورت پیش آ جائے جو بغیر حرکت کے رفع نہ کی جاسکے، مثلا اونگھ، یا پھر قضاء حاجت، یا درد جس میں اسے حرکت کی ضرورت پیش ہو اور سکون سےایك جگہ نہ بیٹھ سکے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

" تم میں جب کوئی شخص جمعہ کے روز مسجد میں اونگھنے لگے تو وہ اپنے جگہ تبدیل کر لے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (1119) سنن ترمذی حدیث نمبر (526) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (468) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

" اور امام خطبہ دے رہا ہو "

اسے بھی علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح کہا ہے.

اور اس كے ليے جو دوران نماز كام كرنے جائز ہيں وہى كام دوران خطبہ بھى جائز ہيں، مثلا گرنے سے بچانے كے ليے كسى اندھے كى راہنمائى كرنا، يا پھر ايسا كام جس كے بغير چارہ نہيں، جو زندگى كى ضروريات ميں شامل ہوتى ہيں اس كے بغير ہلاكت كا خدشہ ہو، يا پھر كسى عظيم مصلحت كے ضائع ہونے كا خدشہ ہو، مثلا امام نمازيوں كو كہے كہ وہ باقى نمازيوں كو پانى پلائيں.

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ايك شخص جمعہ كے روز درالقضاء والے دروائے كى جانب سے ايك شخص مسجد ميں داخل ہوا اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كھڑے ہو كر خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، تو وہ شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف متوجہ ہو كر كھڑا ہو اور كہنے لگا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مال اور جانور ہلاك ہو رہے ہيں، اور راستے منقطع آپ اللہ تعالى سے ہمارے ليے بارش كى دعاء كريں تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دعاء كے ليے اپنے ہاتھ بلند كيے .... "

صحيح بخارى حديث نمبر (967) صحيح مسلم حديث نمبر (897).

اگر خطيب كوئى آيت بھول جائے تو نمازى كے ليے اس كى غلطى نكالنا صحيح ہے، اور خطيب كے منبر پر ہونے كى وجہ سے اگر اس كے ليے قرآن مجيد كھولنے كى ضرورت محسوس ہو تو بھى كھول سكتا ہے، اور اسى طرح خطيب كسى شركيہ يا بدعتى عمل كو صحيح كہتا ہے تو دوران خطبہ ہى مقتدى اور نمازى اس كا رد كر سكتا ہے، جبكہ ايسا كرنے ميں كوئى فتنہ يا مسجد ميں اس سے بھى بڑھ كر فساد پيدا نہ ہوتا ہو، ليكن اگر فتنہ اور فساد كا خدشہ ہو تو وہ اسے خطبہ كے بعد تك مؤخر كر دے، اور خطبہ كے بعد اسے بيان كرنا چاہيے.

اور اگر خطيب كوئى باطل كلام كرتا ہے، تو اس كى بات سن كر خاموش رہنا واجب نہيں، جيسا كہ بعض سلف رحمہ اللہ سےثابت ہے كہ جب ظالم حجاج منبر پر كھڑا ہو كر على رضى اللہ تعالى عنہ طعن كرتا تو وہ خاموش نہيں ہوتے تھے بلكہ اس كا رد كرتے، اور كہتے كہ ہميں اس قسم كى باتوں كے ليے خاموش رہنے كا حكم نہيں ديا گيا.

- اگر خطيب منبر پر خطبہ بھى دے رہا ہو تو تحيۃ المسجد كى دو ركعت ادا كرنى جائز ہيں، بلكہ اس كا حكم ہے، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایك شخص آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا: اے فلان کیا تو نے نماز ادا کی ہے ؟ تو اس نے جواب نفی میں دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اٹھو اور دو رکعت نماز ادا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (888) صحیح مسلم حدیث نمبر (875).

اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھے تو اس کے لیے اسے کلام کے لیے ذریعہ خاموش کرانا جائز نہیں، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، لیکن اسے اشارہ کے ساتھ خاموش کرانا ممکن ہے، یا پھر اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کرے.

واللہ اعلم .